بدنگاہی کے نقصانات
اور
اُس سے بچنے کی تدابیر

زیرسایہ

نمونہ اسلاف حضرت اقدس مفتی محمود حسن بلندشہری (مفتی دارالعلوم)

مرتب

مولانا آصف محمود قاسمی (امام وخطیب انشاء اللہ مسجد)

بدنگاہی کے نقصانات

اور

اس سے بچنے کی تدابیر

{پسند فرمودہ}

حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب بلند شہری

نائب مفتی دار العلوم دیوبند

{مرتب}

(مولانا) آصف محمود قاسمی

امام وخطیب انشاء اللہ مسجد، چوہان بانگر، دہلی۔ ۵۳

وخادم مدرسہ ابی ابن کعب میرٹھ شہر

تفصیلات

نام کتاب : بدنگاہی کے نقصانات اور اس سے بچنے کی تدابیر

نام مرتب : آصف محمود میرٹھی

صفحات : ۴۸

سن اشاعت دوم : ۱۴۳۹ھ ۲۰۱۸ء

تعداد : ۱۰۰۰

قیمت : ۱۵ روپے

ملنے کے پتے:

مدرسہ ابی بن کعب لہساڑی گاؤں، میرٹھ شہر، یوپی

مسجد انشاءاللہ، اے-۳۹۴، چوہان بانگر، نیوسیلم پور، دہلی۔ ۵۳

موبائل:9899215518

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس حقیر سی کاوش کو اپنے والدین کی جانب منسوب کرتا ہوں جن کی آغوش تربیت میں رہ کر پلنے بڑھنے اور حصول علم کی ہموار راہوں پر چلنے کا موقع ملا اور جن کی دعاؤں کی برکت سے اللہ پاک نے اس مبارک کام کے لئے قبول فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کے سایۂ عاطفت کو دراز فرمائے۔ آمین

تقریظ

نمونۂ اسلاف حضرت اقدس مولانا مفتی محمد زید مظاہری ندوی

استاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، یوپی

باسمہ سبحانہٗ و تعالیٰ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور سر سے لے کر پاؤں تک تمام اعضاء سے متعلق اپنے احکام کا اس کو مکلف بنایا، منھ، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، تمام ہی اعضاء سے متعلق خصوصی احکام ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جن کا مکلف بنایا ہے، کچھ کام کرنے کے کچھ نہ کرنے کے، اور قیامت کے دن ان تمام اعضاء سے متعلق حساب و کتاب ہوگا۔

ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولٓئک کان عنہ مسئولا

(پارہ ۱۵)

بلاشبہ آنکھ، کان، دل، سب کے متعلق قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

بلکہ قیامت کے دن انسانی اعضاء حق تعالیٰ کے حکم سے بولیں گے اور شہادت دیں گے کہ ہم نے ان اعضاء سے کتنے جرائم کیئے حق تعالیٰ کی کیسی کیسی نافرمانیاں کیں۔

یوم تشھد علیھم السنتھم و ایدیھم و ارجلھم بما کانو یعملون۔

(پارہ ۲۴)

جس روز ان کے خلاف گواہی دیں گی! ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور انکے پاؤں بھی ان کاموں کی جو کہ کرتے تھے۔

انسانی اعضاء میں اہم عضو آنکھ بھی جو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے: قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم۔ (پارہ ۱۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: النظر سھم من سھام ابلیس۔ (مشکوٰۃ) یعنی بدنگاہی شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جس سے اللہ کے بندوں کا شکار کرتا ہے اور بہکاتا ہے، ہزاروں واقعات ہیں کہ بے پردگی اور بدنگاہی کے نتیجہ میں لوگ گمراہ ہوگئے، دین و دنیا دونوں کو برباد کرلیا اور ایمان تک سے ہاتھ دھو بیٹھے، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو اس خطرناک مرض (بدنگاہی) سے آگاہ فرمایا، ہر مرد مؤمن پر لازم ہے کہ بے پردگی و بدنگاہی کے مہلک نتائج اور اس کی قباحتوں کو پیش نظر رکھے اور حق تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق

اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے۔ جس کے بغیر آدمی کامل دین دار اور متقی نہیں بن سکتا۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ فاضل عزیز جناب مولوی محمد آصف صاحب نے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ایک مختصر رسالہ میں بڑی محنت سے کافی مواد جمع کیا اور حسن انداز سے اس کو مرتب کیا، اس میں انہوں نے قرآن وحدیث اور واقعات وتجربات کی روشنی میں بدنگاہی سے ہونے والے روحانی، دینی ودنیوی نقصانات دلنشیں انداز میں جمع فرمائے ہیں، اس کو پڑھنے اور مستحضر رکھنے سے انشاء اللہ نگاہوں کو محفوظ رکھنا آسان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور امت کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ ضرورت ہے کہ اس نوع کی کتابیں اردو کے علاوہ دوسری رائج زبانوں ہندی، انگریزی میں بھی شائع کی جائیں۔ اسی انداز پر دوسرے باطنی امراض مثلاً کینہ، بغض، حسد وغیرہ موضوعات پر بھی لکھنے کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو قبول فرمائے۔

والسلام

محمد زید مظاہری استاذِ حدیث

دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، یوپی

تقریظ

حضرت اقدس مولانا محمد خورشید احمد صاحب قاسمی دامت برکاتہم

استاذ حدیث دار العلوم شاہی جامع مسجد میرٹھ خلیفہ ومجاز فقیہ الاسلام حضرت اقدس

مفتی مظفر حسینؒ صاحب سابق ناظم اعلیٰ مظاہر علوم، سہارنپور

انسان کی ہر ایک چیز حق تعالیٰ کا عطیہ اور اس کی امانت ہے۔ انسان ان سب چیزوں کو استعمال کرنے کا مجاز تو ہے، لیکن مختار نہیں ہے؛ اس لیے ہر چیز کو استعمال کرنے میں مرضی مولا کی رعایت فرض ہے۔ آنکھ جو اللہ کی نہایت عظیم الشان نعمت ہے اس کی حفاظت اور بے محل استعمال سے بچنے کی حق تعالیٰ نے قرآن پاک میں نہایت بلیغ انداز میں تاکید فرمائی ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدنگاہی کے بارے میں سخت ترین وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں۔ قرآن وحدیث میں مذکور ان ہی تفصیلات کو عزیزم مولانا محمد آصف قاسمی سلمہ نے اپنی کتاب ''بدنگاہی کے نقصانات اور اس سے بچنے کی تدابیر'' میں بہترین انداز میں جمع فرمایا ہے۔ احقر نے اس رسالہ کو جستہ جستہ مقامات سے دیکھا ہے ماشاء اللہ نہایت مفید ومؤثر ہے۔ حق تعالیٰ اس کو نافع ومقبول فرما کر مؤلف موصوف کے لیے زادِ آخرت بنائے آمین۔

خورشید احمد قاسمی

دعائیہ کلمات

حضرت اقدس مفتی محمد محمود حسن صاحب دامت برکاتہم بلند شہری

خلیفہ و مجاز فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ و مفتی دار العلوم دیوبند

الحمد لأهله والصلاة على أهلها أما بعد۔

قرآن کریم، حدیث شریف کی نصوص کثیرہ میں، نظر و قلب اور زبان کی حفاظت کا حکم وارد ہوا ہے، اس میں غفلت و کوتاہی سے جہاں دنیا و آخرت کا خسران مبین ظاہر ہے وہیں معاشرہ میں بے شمار مفاسد و خرابیاں پیدا ہونا بدیہیات میں سے ہے۔ علماء صالحین متقین کے کلام میں اس غفلت پر تنبیہات بلیغہ ہیں۔

متبعِ سنت اکابر اولیاء اللہ نے اصلاح کی خاطر مساعی حسنہ کو صرف فرمایا ہے۔ ان حضرات کے رسائل و کتب معتبرہ سے امت کو بہت فائدہ پہنچا اور پہنچ رہا ہے۔ نظر و قلب اور زبان و قلم کا رخ جب غلط ہوتا ہے تو ایسے ہولناک سیاہ فتنے وجود میں آتے ہیں کہ جن کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، حق و باطل میں تمیز کی صلاحیت تو لوگ کھو ہی بیٹھتے ہیں، بڑے بڑے

گناہوں کا چڑھتا ہوا سیلاب عظیم بھی آنکھوں سے دکھائی دینا بند ہو جاتا ہے۔ ایسے گھٹا ٹوپ فتنوں کے اندھیرے سے بہ حفاظت نکل آنا کتاب و سنت کی روشنی اور اکابر سے ربطِ قوی کے بغیر مشکل ہوتا ہے۔

عزیز مکرم مولوی محمد آصف سلمہ میرٹھی نے فوائد حفظِ نظر اور بدنگاہی کے اسباب و علاج پر ایک مختصر مضمون لکھا ہے، احقر نے تمام مضمون کو بہ غور دیکھا جو باوجود اختصار کے عمدگی میں ماشاء اللہ بے مثال ہے۔ اللہ پاک امت کو اس سے فائدہ پہنچائے، سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق بخشے، نامرضیات و مکارہ سے محفوظ رکھے، عافیت دارین سے نوازے۔ آمین۔ والحمد للہ اولا و آخرا ظاہرا و باطنا، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد المصطفی وآلہ المجتبیٰ وعلی سائر اصحابہ وازواجہ ومن تبعھم باحسان فی الھدی۔ ہذا ما کتبہ احقر الزمن العبد محمود حسن غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ بلندی شہری، خادم دارالافتاء دار العلوم دیوبند ۱۳ر رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ یوم الخمیس، الموافق ۲/۸/۲۰۱۲ء

تقریض

مفسر قرآن مولانا انیس احمد آزاد قاسمی بلگرامی نقشبندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

یہ پوری کائنات اوراس کا ہر ذرہ اللہ رب العلمین کا تخلیق کردہ ہے، اللہ وحدہٗ لاشریک لہ نے اپنی ساری مخلوق میں حضرت انسان کو سب سے زیادہ مکرم ومعزز بنایا۔ مگر انسان کی تکریم تشریف ایمان اوراعمال صالحہ کے اپنانے پر موقوف ہے۔ سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیس سالہ پیغمبرانہ زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اس کائنات میں حضرت انسان کی حیثیت اوران کا مقام ومرتبہ واضح فرمایا اوراس کے ساتھ اس کائنات کے استعمال کرنے کا صحیح طریقہ بھی انھیں تلقین کیا۔ حضرت انسان کے اپنے وجود میں کن ہدایات کو ملحوظ رکھنا ہے اس کی تفصیل بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو بتادی ہے۔ انسانی اعضا میں آنکھ کی بہت اہمیت

ہے۔ اگر آنکھ کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آنکھ سے صرف دیکھا ہی نہیں جاتا بلکہ اس سے گفتگو بھی کی جاتا ہے۔ کتنے مخفی اشارات و کنایات آنکھوں سے ہوتے ہیں اور وہ مخفی اشارات و کنایات زبان کی گفتگو سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ اللہ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا محمد آصف محمود قاسمی صاحب کو جنھوں نے قرآن وحدیث اور اکابر علمائے امت کے اصول کی روشنی میں نظروں کے صحیح استعمال کا طریقہ سپرد قلم کیا ہے۔ اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ مولانا موصوف کی اس سعی جمیل کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نواز کرامت کے لئے اس کتاب کو مشعل راہ اور منارۂ نور بنائے۔ آمین یارب العالمین

انیس احمد آزاد قاسمی بلگرامی

خادم جامعہ عربیہ سید المدارس

چوہان بانگر، سیلم پور، دہلی۔ ۵۳

۱۲ر فروری ۲۰۱۳ء

عرض مرتب

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده أما بعد

بنی نوع انسان پر اللہ جل شانہ کی نعمتیں اور نوازشیں بے حد و حساب ہیں انہیں میں ایک بیش بہا نعمت خدا کی عطا کردہ آنکھ ہے اس نعمت کا شکریہ یہ ہے کہ اس کا استعمال قرآن و حدیث کی تعلیم کے موافق کیا جائے، اگر آنکھ کا غلط استعمال کیا گیا تو یہ اس کی ناقدری ہوگی جو موجب عذاب و حرماں نصیبی ہے۔ لیکن اس دور میں ہم دیکھتے

ہیں کہ بے حیائی، بے پردگی عام ہو چکی ہے عریانیت کا دور دورہ ہے لوگ آنکھوں کو ناجائز اور ممنوع طریقے پر بے دریغ استعمال کر رہے ہیں تقریباً سب لوگوں کے دلوں سے یہ بات نکل گئی ہے کہ بدنظری حرام فعل ہے اور اس کے مہلک نقصانات ہیں حد تو یہ ہے کہ نسل نو کو یہ احساس تک باقی نہیں رہا کہ بدنظری بھی کوئی مذموم اور گناہ کی چیز ہے۔

ایسے وقت میں سخت ضرورت تھی کہ بدنظری کے دنیاوی اور اُخروی نقصانات کو عوام کے سامنے لایا جائے اور آنکھوں کے غلط استعمال سے بچنے کی خوب تاکید کی جائے نیز اس گناہ کثیر الوقوع سے بچنے کے طریقوں کی طرف رہنمائی کی جائے۔

چنانچہ بندے نے اپنے اس رسالے بہ نام ''بدنگاہی کے نقصانات اور اس سے بچنے کی تدابیر'' میں قرآن وحدیث اور اکابر ملت کے ملفوظات اور ان کی زریں ہدایات سے استفادہ کر کے اس موضوع پر مختصر مگر قیمتی معلومات جمع کرنے کی اپنی سی کوشش کی ہے اس ادنیٰ کاوش سے میرا مقصد صرف اور صرف نو جوانانِ امت کو بد نظری کے اس سیل رواں سے بچانے کی فکر اور کوشش ہے۔ بارگاہ خداوندی میں دست بہ دعا ہوں کہ اللہ جل شانہٗ اس کو قبول فرمائے اور خطاؤں کو در گذر کر کے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔ وصلی اللہ علی النبی الکریم والحمد للہ رب العالمین

آصف محمود میرٹھی
خادم مدرسہ ابی بن کعب، میرٹھ شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعمت عظمیٰ

آنکھ اللہ رب العزت کی جانب سے عطاء کردہ ایک عظیم نعمت

ہے؛اس لئے انسان کو اس عظیم نعمت کی قدر کرنی چاہیے۔ یہ آنکھیں ایک طرح کی مشین ہیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہیں کہ انسان اس کا تصور نہیں کرسکتا، اور بے مانگے مل گئی ہیں، اور مفت میں مل گئی ہیں؛ اس لیے کہ کوئی محنت اور پیسہ خرچ نہیں کرنا پڑا، اس لیے اس نعمت کی قدر نہیں ہے۔ اُن لوگوں سے جا کر پوچھیں جو اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں، نابینا ہیں یا تو بینائی چلی گئی ہے یا جن کے پاس شروع سے ہی یہ نعمت نہیں ہے ان سے پوچھیں کہ آنکھیں کیا چیز ہیں اور خدا نہ کرے کہ اگر بینائی میں کوئی خلل آنے لگے اور بینائی جاتی ہوئی معلوم ہونے لگے تو اُس وقت معلوم ہوگا کہ ساری کائنات اندھیری ہوگئی اور اس وقت انسان اپنی ساری دولت خرچ کر کے بھی یہ چاہے گا کہ مجھے یہ دولت حاصل ہو جائے تو غنیمت ہے، لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔ اور یہ آنکھیں ایسی مشین ہیں کہ آج تک کوئی کمپنی، کوئی کارخانہ ،کوئی حکومت ایسی مشین تیار نہیں کرسکی اور نہ کرسکتی ہے، اور تو اور ساری کائنات مل کر بھی اللہ رب العزت کی اس عظیم نعمت کے کسی ایک حصہ کو بھی نہیں بنا سکتی۔

سات میل کا سفر ایک لمحے میں

علماء کرام نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی آنکھ میں جو پتلی

رکھی ہے یہ اندھیرے میں پھیلتی ہے اور روشنی میں سکڑ جاتی ہے۔ جب آدمی اندھیرے سے روشنی میں آتا ہے یا روشنی سے اندھیرے میں جاتا ہے تو اس وقت یہ سکڑنے اور پھیلنے کا عمل ہوتا ہے اور اس سکڑنے اور پھیلنے میں آنکھ کے اعصاب سات میل کا فاصلہ طے کرتے ہیں لیکن انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ کیا بات ہوئی۔ ایسی نعمت اللہ نے ہمیں اپنے کرم سے عطا فرمائی ہے؛ اسلئے ہم کو چاہیے کہ اس نعمت کی قدر کریں اور اس نعمت کا صحیح استعمال کریں؛ کیونکہ انسانی آنکھیں جب بے لگام ہو جاتی ہیں تو اکثر فواحش کی بنیاد بن جاتی ہیں۔ اسی لئے محققین کے نزدیک بدنگاہی ام الخبائث کی مانند ہے، ان دو سوراستوں سے ہی فتنوں کے چشمے ابلتے ہیں اور ماحول و معاشرے میں عریانیت پھیلنے کا سبب بنتے ہیں۔ اسلام نے ان دونوں راستوں پر پہرہ بٹھا دیا یہ بھی اسلامی تعلیمات کا حسن و جمال ہے کہ ہر مؤمن کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا کہ نہ ہی غیر محرم پر نظر پڑے اور نہ ہی شہوت کی آگ بھڑکے نہ رہے بانس نہ بجے بانسری (اصولی بات ہے کہ برائی کو ابتداہی میں ختم کردو۔)

عام مشاہدہ ہے کہ جن لوگوں کی نگاہیں بے قابو ہوتی ہیں تو ان کے اندر شہوت کی آگ بھڑکتی رہتی ہے حتیٰ کہ انہیں فحاشی کا مرتکب کروادیتی ہے۔

بدنگاھی کے نقصانات

(۱) بدنگاہی کرنے والا اللہ کا نافرمان ہوتا ہے

بدنگاہی کرنے والا اللہ کا نافرمان ہوتا ہے بدنگاہی نص قطعی سے حرام ہے۔اللہ کا ارشاد ہے قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ۔ آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں۔یعنی نامحرم عورتوں کو اور لڑکوں کو نہ دیکھیں پس جو انسان بدنگاہی کررہا ہے وہ نص قطعی کی مخالفت کرکے حرام کا مرتکب ہورہا ہے،لہٰذا بدنگاہی سے بچنے کے لیے یہ استحضار کافی ہے کہ نص قطعی کی مخالفت ہے یعنی اللہ کی نافرمانی ہے۔

(۲) بدنگاہ امانت میں خیانت کرنے والا ہے

اور بدنگاہی کرنے والا اللہ کی امانت میں خیانت کرتا ہے۔اللہ فرماتے ہیں: يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔ اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت اور دل کے رازوں سے باخبر ہے۔لفظ خیانت کا نزول بتارہا ہے کہ ہم اپنی آنکھوں کے مالک نہیں ہیں بلکہ ان کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے،یہ اسی کی عطاء ہے،اسی نے ہم کو دی ہیں،ہم مالک نہیں بلکہ امین

ہیں۔ان کی حفاظت کرنا،ان کا صحیح استعمال کرنا، بُرا دیکھنے سے اپنے آپ کو بچانا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔خودکشی کو بھی اسی لیے حرام قرار دیا گیا کہ ہم اپنے جسم کے مالک نہیں ہیں اللہ نے بطور امانت کے ہم کو عطاء فرمایا ہے ۔اور چونکہ یہ امانت ہے اس لیے مالک کی مرضی کے خلاف اس کو استعمال کرنا یا اس کو نقصان پہنچانا، یا اس کو ختم کر دینا جائز نہیں۔اگر ہم اپنے جسم و جان کے مالک ہوتے تو ہر قسم کے تصرف کا حق حاصل ہوتا کیونکہ مالک کو اپنی ملک میں ہر طرح کے تصرف کا اختیار ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا بندوں کو یہ اختیار نہ دینا دلیل ہے کہ یہ جسم ہمارے پاس اللہ کی امانت ہیں اور مالک کی امانت میں خیانت جُرم عظیم ہے۔لہٰذا جو شخص بدنگاہی کرتا ہے وہ اللہ کی دی ہوئی امانت بصریہ میں خیانت کرتا ہے اور اللہ کی امانتوں میں خیانت کرنے والا اللہ کا دوست اور محبوب نہیں بن سکتا جو بڑے خسارے کی بات ہے۔

(۳) بدنگاہی کرنے والا ملعون ہوتا ہے

حدیث پاک میں ہے لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۷۰) اللہ لعنت برسائے دیکھنے والے پر اور دیکھنے کا موقع دینے والی پر۔ جو لڑکیاں بن سنور کر بے پردہ گلیوں ، بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور جو

لوگ ان کی طرف للچائی نظروں سے دیکھتے ہیں وہ دونوں اللہ کی لعنت کے

مستحق بنتے ہیں، یہ کتنا عظیم نقصان ہے کہ بدنگاہی کے ارتکاب کے دوران

انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوتا ہے، اور لعنتیں برسنے کا موجب بنتا

ہے بدنگاہی سے توبہ کرنے میں انسان کو دیر نہیں کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ ادھر

موت آئے اور اُدھر رحمتوں کے بجائے لعنتیں برس رہی ہوں۔ خَسِرَ

الدُّنیا وَالْآخِرَۃ ذٰلِکَ ھُوَ الْخسرَانُ الْمُبِیْن۔ یہ دنیا اور آخرت کا

خسارہ ہے اور واضح خسارہ ہے۔

(۴) بدنگاہی سے چہرہ کا نور ختم کردیا جاتا ہے

بدنگاہی کے اثرات میں ایک یہ بھی ہے کہ چہرہ کو بے نور کردیا جاتا

ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ

لَتَغُضُّنَّ اَبصَارَکُمْ وَ لَتَحفَظُنَّ فُرُوْجَکُمْ اَوْ لَیَکْسِفَنَّ اللّٰہُ

وَجُوْھَکُمْ۔ (الترغیب الترھیب ج ۳، ص ۹۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

ہے کہ یا تم اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو یا پھر اللہ

تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دے گا۔ شکل بدلنے کی ابتداء یہی ہے کہ چہرے

کو بے نور کردیا جائے خوبصورتی کے باوجود چہرہ بے رونق معلوم ہوتا ہو۔

(۵) بدنگاہی سے دل کمزور ہو جاتا ہے

بدنگاہی سے بار بار اُس حسین کا خیال آتا ہے اور دل میں ہر وقت ایک کش مکش رہتی ہے جس کی وجہ سے دل کمزور ہو جاتا ہے۔ بدنگاہی کی نحوست یہ ہے کہ نگاہ کے ساتھ ساتھ حواس خمسہ اور تمام اعضاء وجوارح گناہ کے ارادہ سے حرکت میں آجاتے ہیں۔ قرآن پاک کی اس آیت ان اللہ خبیر بمایصنعون کی تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسی نے یہ کی ہے کہ بِاجَالَةِ النظر بدنگاہی کرنے والا جو نظر گھما گھما کر حسینوں کو دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہیں اور باستعمال سائر الحواس اور اس کے تمام حواس خمسہ حرام لذت لینے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔

حواس کا غلط استعمال

(۱) قوت باصرہ یعنی آنکھ اس کو دیکھنا چاہتی ہے۔ (۲) قوت سامعہ یعنی کان اس کی بات سننے کی تمنا کرتے ہیں کسی طرح اس کی آواز سننے کو مل جائے یہ خواہش ہوتی ہے۔ (۳) قوت ذائقہ اس کو چکھنے یعنی حرام

بوسہ بازی کرنا چاہتی ہے۔ (۴) قوت لامسہ اس کو چھونے (اس سے Touch ہونے) کی خواہش ہوتی ہے۔ (۵) اور قوت شامہ اس حسین کی خوشبو سونگھنے کی حرام آرزوؤں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اور تیسری تفسیر ہے بتحریک الجوارح بدنگاہی کرنے والے کے تمام اعضاء بھی حرکت میں آجاتے ہیں ہاتھ اور پاؤں وغیرہ اس محبوب کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بدنگاہی کرنے والے اور حواس اور اعضاء و جوارح کی ان حرکات سے باخبر ہیں اور اس کو خبر بھی نہیں ہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ اور واللہ خبیر بما یقصدون بذالک ان حرکات کا جو آخری مقصد ہے یعنی بدفعلی اللہ تعالیٰ اس سے بھی باخبر ہیں اور باخبر ہونے میں سزا دینے کا حکم پوشیدہ ہے کہ میں تمہاری حرکتوں کو دیکھ رہا ہوں اگر باز نہیں آؤ گے تو عذاب دوں گا پس اس آیت میں اشارہ ہے کہ ایسے شخص کو سزا دی جائیگی اگر توبہ نہ کی۔ بدنگاہی بدفعلی کی پہلی منزل ہے اور آخری منزل بدفعلی کا ارتکاب ہے جہاں شرمگاہیں ننگی ہو جاتی ہیں اور آدمی دونوں جہان میں رسوا ہو جاتا ہے۔ اس لیے اللہ نے گناہ کی پہلی منزل کو حرام فرما دیا کیونکہ بدنگاہی ایسا آٹومیٹک (Automatic) یعنی خودکار زینہ ہے کہ جس پر قدم رکھتے ہی آدمی سب

سے آخری منزل میں پہنچ جاتا ہے۔

جس فعل کی ابتدا ہی غلط ہو اس کی انتہا کیسے صحیح ہو سکتی ہے چونکہ بدنگاہی کرنے والے کے حواس خمسہ اور اعضاء و جوارح متحرک ہو جاتے ہیں اور قلب (Heart) بدفعلی کے خبیث قصد سے کشمکش میں مبتلا ہو جاتا ہے لٰہذا بدنگاہی کرنے والے کا قلب اور قالب دونوں کشمکش میں مبتلا ہو کر کمزور ہو جاتے ہیں۔

(٦) بدنگاہی سے زانیوں میں شمار ہوتا ہے

حدیث شریف میں ہے: عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فَالْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظْرُ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلَانِ يَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْمَشْىُ، وَالْفَمُ يَزْنِیْ وَزِنَاهُ الْقُبَلُ، وَلاالْقَلْبُ يَهْوِى وَيَتَمَنّٰى، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَالِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے اور ہاتھ زنا کرتے ہیں ان کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے اور منہ زنا کرتا ہے اور منہ کا زنا بوسہ لینا ہے اور دل خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۳۴۳)

حدیث پاک سے معلوم ہوا بد نگاہی کرنے والا آنکھوں سے زنا کرنے والا ہے۔اس لئے اس کا شمار زانیوں میں ہوا۔لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو بد نگاہی سے محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کریں۔

(۷) بد نگاہی سے ناشکری میں مبتلا ہو جاتا ہے

بد نگاہی سے ناشکری کی عادت ہو جاتی ہے کیونکہ جب مختلف شکلوں کو دیکھتا ہے تو اپنی بیوی بری معلوم ہوتی ہے اور ناشکری میں مبتلا ہو کر طرح طرح کی شکایتیں کرتا ہے کہ مجھے حسین بیوی نہیں ملی میرے مقدر میں یہی تھی، نہ اس کی شکل اچھی نہ اس کا انداز اچھا وغیرہ وغیرہ اور اگر حسین ہوتی ہے تو کہتا ہے کہ اس میں وہ بات نہیں جو ہونی چاہئے کیونکہ یہ بد نگاہی کر کے حسین سے حسین دیکھتا ہے تو اس کو اپنی حسین بیوی بھی اچھی نہیں لگتی اور یہ اس طرح نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

(۸) بد نگاہی سے بینائی کو نقصان پہنچتا ہے

بد نگاہی سے بینائی کو بھی نقصان پہنچتا ہے کیونکہ آنکھوں کا شکر غض بصر ہے اور شکر سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اللہ ارشاد فرماتے ہیں اگر تم نعمت کا شکر کرو گے تو زیادتی کرونگا اور بد نگاہی کرنا

ناشکری ہے کفرانِ نعمت ہے جس پر عذابِ شدید کی وعید ہے وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔

فائدہ: اگر آنکھوں کا صحیح استعمال کیا جائے غیر محرمات کو دیکھنے سے خود کو محفوظ رکھا جائے تو یقیناً شکرانِ نعمت ہے ورنہ سراسر کفرانِ نعمت ہے۔ اللہ اس گناہ سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین

(۹) بدنگاہ احمق اور کم عقل ہے

حضرت حکیم الامت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ یوں تو ہر گناہ کم عقلی اور حماقت کی دلیل ہے۔ جو یہ گناہ کرتا ہے، یہ دلیل ہے کہ اس کی عقل میں خرابی ہے کہ اتنے بڑے مالک کو ناراض کر رہا ہے جس کے قبضہ میں ہماری زندگی اور موت، تندرستی و بیماری، راحت و چین، حسنِ خاتمہ اور سوءِ خاتمہ ہے، اگر اس کی عقل صحیح ہوتی تو ہرگز گناہ نہ کرتا لیکن فرماتے ہیں بدنگاہی تو انتہائی حماقت کا گناہ ہے نہ ملنا نہ ملانا مفت میں اپنے دل کو تڑپانا دیکھنے سے وہ حسن مل نہیں جاتا لیکن دل بے چین ہو جاتا ہے اور اس کی یاد میں تڑپتا رہتا ہے جبکہ اس کا حاصل تو کچھ بھی نہیں اور لاحاصل چیز کے پیچھے اپنے وقت کو برباد کرنے والا یقیناً کم عقل اور احمق ہے۔ اللہ ہمیں اس گناہ

سے محفوظ فرمائے۔آمین۔(بدنگاہی کے چودہ نقصانات ص ۷)

(۱۰) بدنگاہی سے زندگی کا سکون ختم ہو جاتا ہے

بدنگاہی کا ایک عظیم نقصان یہ ہے کہ انسان کا دل و دماغ متفرق چیزوں میں بٹ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے مصالح اور منافع کو بھول جاتا ہے۔گھر میں حسین وجمیل بیوی موجود ہوتی ہے مگر اس شخص کا دل بیوی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔بیوی اچھی نہیں لگتی۔ذرا ذرا سی بات پر اس سے الجھتا ہے، گھر کی فضاء میں بے سکونی پیدا ہو جاتی ہے۔جبکہ یہی شخص بے پردہ گھومنے والی عورتوں کو للچائی نظروں سے دیکھتا ہے، جس طرح شکاری کتا اپنے شکار کو دیکھتا ہے بسا اوقات تو اس کا دل کام کاج میں بھی نہیں لگتا اگر طالب علم ہے تو اس کو پڑھائی کے سوا ہر چیز اچھی لگتی ہے اگر تاجر ہے تو کاروبار سے دل اکتا جاتا ہے، کئی کئی گھنٹے سوچتا ہے مگر پرسکون نیند سے محروم رہتا ہے۔دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ سویا ہوا ہے جبکہ وہ خیالی محبوب کے تصور میں کھویا ہوتا ہے۔زندگی کا سکون پورے طریقے پر ختم ہو جاتا ہے۔اللہ ہمیں اس گناہ سے محفوظ فرمائیے۔آمین

(۱۱) بدنگاہی سے انسان ذلیل ہوتا ہے

شیخ واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کی ذلت وخواری چاہتے ہیں تو اس کو خوبصورت چہرے دیکھنے کی عادت میں مبتلا کر دیتے ہیں ۔اس سے معلوم ہوا کہ بدنگاہی ذلت وخواری کا بنیادی سبب بنتی ہے جو خوش نصیب لوگ اپنی نگاہوں کو پست رکھتے ہیں وہ بڑی بڑی آفتوں سے اور مصیبتوں سے بچے رہتے ہیں۔(عشق مجازی کی تباہ کاریاں ص ۸۲)

(۱۲) بدنگاہی سے ظلمت پیدا ہوتی ہے

بدنگاہی کا گناہ ایسا ہے کہ اپنے اثر سے تمام طاعات کے نور کو تاریک کر دیتا ہے؛اس لیے اس کا علاج اہتمام سے کرنا چاہئے ۔اہل کشف نے لکھا ہے کہ بدنگاہی سے آنکھوں میں ایک ایسی ظلمت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کو تھوڑی سی بھی بصیرت ہو وہ پہچان لے گا کہ اس شخص کی نگاہ پاک نہیں۔

(بصائر حکیم الامت ص ۴۲۸)

(۱۳) بدنگاہی سے حق وباطل کی تمیز ختم ہو جاتی ہے

بدنگاہی کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ حق و باطل اور سنت و بدعت کی تمیز ختم ہو جاتی ہے حق و باطل سنت و بدعت میں تمیز کرنے سے ذہن عاری

ہو جاتا ہے۔قوتِ بصیرت چھن جاتی ہے دین کے علوم ومعارف سے محرومی ہونے لگتی ہے گناہ کا کام اس کو گناہ ہی نظر نہیں آتا۔ پھر ایسی صورتِ حال میں دین کے متعلق شیطان اس کو شکوک وشبہات میں مبتلا کر دیتا ہے۔ نیک لوگوں سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ اسے دینی شکل وصورت والے لوگوں سے ہی نفرت ہو جاتی ہے وہ باطل پر ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور بالآخر ایمان سے محروم ہو کر جہنم رسید ہو جاتا ہے۔

(۱۴) بدنگاہی سے برکت سے محرومی ہوتی ہے

بدنگاہی کے بداثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کی زندگی سے رزق سے اور وقت سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کام بڑے بڑے مسئلے بن جاتے ہیں جس کام کی بھی انسان کوشش کرتا ہے وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔ ظاہر میں لگتا ہے کہ کام ہو جائے گا مگر عین وقت پر ہوتے ہوتے رہ جاتا ہے اور پریشانی وپشیمانی کا سبب بنتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے حالانکہ وہ اپنے نفس کی خباثت کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ مٹی کو

ہاتھ لگاتے تھے تو سونا بن جاتی تھی اب تو سونے کو ہاتھ لگاؤ وہ بھی مٹی بن جاتا ہے معلوم ہوا کہ بدنگاہی کی وجہ سے انسان کی زندگی سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔ (بدنظری ص ۷)

(۱۵) بدنگاہی سے جسم میں بدبو ہوجاتی ہے

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "یہ تو بہت مجرب چیز ہے کہ بدنگاہی سے کپڑوں میں تعفن یعنی بدبو پیدا ہوجاتی ہے"۔ (آپ بیتی)

بدنگاہی کتنا مہلک مرض ہے کہ اس کا اثر فوری طور پر ظاہر ہوتا ہے حتیٰ کہ جسم اور کپڑوں سے عجیب قسم کی مہلک بدبو آنے لگتی ہے۔ اس کے بالمقابل جو لوگ اپنی نگاہوں کو پاکیزہ بنالیتے ہیں اور پاکدامنی کی زندگی گزارتے ہیں ان کے جسموں سے خوشبو آتی ہے۔ حدیث پاک سے بھی اس مضمون کا ثبوت ملتا ہے۔ نبی علیہ السلام کے جسم اطہر سے اتنی خوشبو آتی تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محسوس کرلیتے تھے کہ نبی علیہ السلام کس راستے سے گذر رہے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا چھوٹے بچوں کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے کے قطرے شیشی میں جمع کروالیتی

تھیں۔ پھر جب اس کو خوشبو میں ملاتیں تھیں تو اس خوشبو کی خوشبو میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ یہی بات سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ میں دیکھی گئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کَانَ رِیْحُ اَبِیْ بَکْرٍ اَطْیَبَ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ (ابو بکرؓ کی خوشبو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی تھی) اس سے معلوم ہوا کہ عفت و پاک دامنی کی زندگی گذارنے والوں کے جسم میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے جب کہ بدنگاہی اور فحاشی میں مرتکب ہونے والوں کے جسم سے بدبو آتی ہے۔

(۱۶) بدنگاہ شرک خفی کا شکار ہو جاتا ہے

بدنگاہی سے انسان کے دل میں خیالی محبوب کا تصور پیدا ہو جاتا ہے۔ حسین چہرے اس کے دل و دماغ پہ قبضہ کر لیتے ہیں وہ شخص جانتا ہے کہ میں ان چہروں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا مگر اس کے باوجود تنہائیوں میں ان کے تصور سے لطف اندوز ہوتا ہے بعض مرتبہ تو گھنٹوں ان کے ساتھ خیال کی دنیا میں باتیں کرتا ہے۔ بدنگاہی کے ساتھ ہی شیطان انسان کے دل و دماغ پر سوار ہو جاتا ہے اور اس شخص سے شیطانی شہوانی حرکتیں کروانے میں جلدی کرتا ہے۔ جس طرح ویران اور خالی جگہ پر تیز و تند آندھی اپنے اثرات چھوڑتی ہے۔ اسی طرح شیطان بھی اس شخص کے دل پر اپنے اثرات

چھوڑتا ہے تاکہ اس کی دیکھی ہوئی صورت کو خوب آراستہ و مزین کر کے اس کے سامنے پیش کرے اور اسکے سامنے ایک خوبصورت بُت بنادے۔ ایسے شخص کا دل رات و دن اسی بُت کی پوجا میں لگا رہتا ہے۔ وہ خیالی آرزوؤں اور تمناؤں میں اُلجھا رہتا ہے۔ اسی کا نام شہوت پرستی خواہش پرستی بلکہ بُت پرستی ہے۔ یہ شرک خفی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطاً۔ (سورہ کہف آیت ۲۸) ترجمہ اور اس کا کہنا نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے۔

(۱۷) بدنگاہی سے کبھی سیری نہیں ہوتی

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''بدنگاہی چاہے کتنی ہی زیادہ کی جائے چاہے ہزاروں مردوں اور عورتوں کو گھورا جائے اور گھنٹوں گھورا جائے سیری نہیں ہوتی'' یعنی پیٹ نہیں بھرتا، بدنگاہی ایسی پیاس لگاتی ہے جو کبھی نہیں بجھتی۔ استسقاء کا مریض اتنا پانی پئے کہ پیٹ پھٹنے کو آئے تو بھی پیاس ختم نہیں ہوتی۔ اللہ نے ایک سے بڑھ کر ایک کو خوبصورت بنایا ہے۔ انسان کتنے ہی چہرے دیکھے نتیجہ یہی نکلے گا کہ ایک کو دیکھا ہے دوسرے کو دیکھنے کی ہوس ہے۔ اس دریا میں ساری عمر بہتے رہیں

گے تو بھی کنارے پر نہیں پہنچیں گے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو بدنگاہی جیسے قبیح ترین فعل سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں اللہ مدد فرمائے۔ آمین۔

(بدنگاہی کا وبال ص ۴۲)

محترم قارئین: بدنگاہی انتہائی مذموم فعل ہے جس کی وجہ سے انسان اللہ کی رحمت سے کوسوں دور چلا جاتا ہے حتیٰ کہ کبھی کبھی تو اس قبیح فعل کی وجہ سے ایمان جیسی عظیم ترین دولت سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ چنانچہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک عاشق جو اپنے محبوب کے ملنے سے مایوس ہو کر مرنے لگا تھا کسی نے محبوب سے جا کر کہا کہ وہ مرنے کے قریب ہے حالت نازک ہے رحم کرو اس کے پاس چلے جاؤ اس وقت پہنچ جاؤ گے تو اس کی جان بچ جائے گی کچھ اس کی سمجھ میں آگئی اور اٹھ کر اس کی طرف چل دیا کسی نے عاشق کو خبر دی کہ تیرا محبوب آرہا ہے یہ سن کر اس میں جان آگئی اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ مگر آتے آتے محبوب کو کچھ غیرت آئی اور یہ کہہ کر لوٹ گیا کہ کون بدنام ہو کسی نے یہ بھی جا کر (اس عاشق سے) کہا یہ خبر سنتے ہی وہ عاشق گر گیا اور نزع کی حالت میں مبتلا ہو گیا اور اس سے کہا گیا کہ کلمہ پڑھ لے تو وہ بجائے کلمہ طیبہ کے کلمہ کفر کہتا ہے۔

رِضَاکَ اَشْھٰی اِلٰی فُؤَادِیْ۔۔۔۔۔مِنْ رَحْمَۃِ الْخَالِقِ الْجَلِیل

(یعنی اے میرے محبوب خالق کی رحمت کے مقابلہ میں تیری رضا کی مجھے زیادہ خواہش ہے) اوراسی حالت میں اس کی جان نکل گئی۔ دیکھئے کس قدر عبرت ناک واقعہ ہے۔اس کی اگراصل تلاش کریں گےتوکہیں نہ کہیں پہنچ کر یہ نتیجہ (Reason) ضرور نکلے گا کہ یہ سب بدنگاہی کی وجہ سے ہوا۔

(بدنگاہی کاوبال ص ۴۳)

بدنگاہی ایک نہایت گندی حرکت ہے لہٰذااس سے بچنے کی تدابیر کرناہرمسلمان پرفرض ہےاس لئے کہ یہ گناہ کبیرہ ہے چنانچہ قرآن وحدیث واکابرعلمائے امت کے اقوال میں مختلف تدابیرموجودہیں ان میں سے چند تدابیرکو یہاں نقل کیا جاتا ہے جو بندہ بدنگاہی سے بچنے کیلئے ان تدابیرکو اختیارکرے گاانشاءاللہ اس بندہ کا بدنگاہی سے بچنا آسان ہوجائے گااور اللہ کی مددشامل حال ہوگی۔

بدنگاھی سے بچنے کی تدابیر

تدبیر(۱): بدنگاہی کا سب سے بہترین علاج یہ ہے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھے ارشادخداوندی ہے قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَ

یَحفَظُوا فُرُوجَهُم۔ (ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں) پس مومن کو چاہئے کہ گلی محلہ بازاروں سے گذرتے ہوئے اپنی نگاہیں نیچی رکھے ضرورت کے مطابق اٹھائے۔

(۲) پیدل چل رہا ہو تو سڑک پر نظر رکھے ضرورت کے مطابق دیکھے بلا ضرورت ادھر ادھر نہ دیکھے۔

(۳) سواری پہ سوار ہو تو نگاہ اتنی اٹھائے کہ دوسری سواریاں اور راہ گیروں کے گذرنے کا پتہ چلتا رہے۔

(۴) کسی کے چہرے کی طرف نظر نہ اٹھائے کیونکہ فتنے کا مبتدا یہی ہوتا ہے۔

(۵) اگر نظر خطا کرے تو استغفار پڑھے اور پھر نگاہیں نیچی کرلے۔

(۶) اگر دفتری کام کے سلسلے میں یا خرید و فروخت کے معاملے میں کسی عورت سے حسب ضروت بات کرنی پڑے تو اس کے چہرے کی طرف نظر نہ کرے بلکہ نگاہوں کو جھکائے رکھے اور بات کو مختصر (Short) کرنے کی کوشش کرے۔

(۷) فَانکِحُوا مَا طَابَ لَکُم مِنَ النِّسَآءِ۔ (نکاح کرو عورتوں سے جو تمہیں بھلی لگتی ہوں) جتنا جلدی ممکن ہو سکے دیندار، فرمانبردار، حسن و جمال والی لڑکی سے شادی کرے تا کہ جنسی ضروت پوری ہو سکے، جو انسان بھوکا ہو

اور وہ چاہے کہ نفلیں پڑھ لوں تاکہ بھوک مٹ جائے۔ تو اس کو اپنا علاج کروانا چاہیئے، بھوک کا علاج یہ ہے کہ روٹی کھائے اور اللہ سے بھوک مٹ جانے کی دعا کرے۔ اسی طرح نظر کو پاکیزہ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ شادی کرے۔ اور اللہ سے پاکیزہ نظر حاصل ہونے کی دعا کرے۔

(۸) جب موقع ملے تو اپنی بیوی کے چہرے کو محبت کی نظر سے دیکھے، اللہ کا شکرادا کرے کہ اگر یہ نعمت نہ ملتی تو کتنی مصیبت ہوتی، جو شوقیہ نظریں گلی کوچے یا بازاروں میں چلنے والی بے پردہ عورتوں پر ڈالتا ہے وہ اپنی بیوی پر ڈالے۔

(۹) بیوی کو صاف ستھرا رہنے کی تلقین کرے، اچھے کپڑے لا کر دے جو کچھ دوسری عورتوں کے پاس ہے وہی سب کچھ اپنی بیوی کے پاس ہے۔

(۱۰) دل میں سوچے کہ اگر میں غیر محرم کی طرف دیکھوں گا تو اللہ ناراض ہو جائے گا۔

(۱۱) مؤمن کا نفس جب بھی غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو فوراً سوچے کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں نگاہ قابو میں رکھنی آسان ہو جائے گی انشاء اللہ۔ کیونکہ قرآن نے کہا (اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى) کیا جانتے نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

(۱۲)　مؤمن اپنے ذہن میں یہ خیال جمائے کہ میری آنکھیں اللہ کی دی ہوئی امانت ہیں مجھے اس امانت کو حکم الٰہی کے مطابق استعمال کرنا ہے، اگر اس کے خلاف کیا تو امانت میں خیانت کا مرتکب ہوں گا، عام دستور ہے کہ جو بندہ ایک مرتبہ امانت میں خیانت کا مرتکب ہو تو دوسری مرتبہ اس کو امانت سپرد نہیں کی جاتی، کیونکہ قرآن نے کہا۔ (اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا) اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچادو۔

(۱۳)　اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَمِیْلٌ (اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے) (جامع صغیر ص ۲۶۳)

اس مضمون کو ذہن میں رکھ کر سوچے کہ اگر میں نے دنیا کے حسینوں کو گندی نظر سے دیکھا تو کہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے حسن و جمال کا مشاہدہ کرنے سے محروم نہ کردے۔

(۱۴)　نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی غیر محرم پر اچانک نظر پڑ جائے اور اس کا حسن و جمال دل میں اتر جائے تو چاہئے کہ گھر آ کر اپنی بیوی سے ہم بستری کرے۔ جو کچھ اس غیر محرم کے پاس ہے وہی سب کچھ بیوی کے پاس ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حلال طریقے پر اپنی ضروریات کو پورا کرلینے سے حرام سے بچنا آسان ہوجاتا ہے۔

(۱۵) ایک نوجوان نبی علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ عرض کرنے لگا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے زنا کی اجازت دے دیجئے۔ نبی علیہ السلام نے ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے بجائے پیار سے فرمایا کہ بتاؤ کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری والدہ سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کوئی تمہاری بہن سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کوئی تمہاری خالہ سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کوئی تمہاری پھپّو سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس سے بھی تم زنا کرو گے وہ کسی کی ماں ہوگی، بہن ہوگی، خالہ ہوگی، پھپّو ہوگی جیسے تمہیں پسند نہیں کہ کوئی تمہاری محرم عورتوں سے زنا کرے اسی طرح دوسرے لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی محرم عورتوں سے زنا کرے۔ اس کے بعد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی عفت و عصمت کی حفاظت کی دعا مانگی۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے سینہ سے گناہ کا تقاضا بھی ختم ہو گیا بلکہ مجھے زنا سے اتنی نفرت ہوگئی کہ کسی اور گناہ سے نہیں تھی۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۲۵۶)

اس سے معلوم ہوا کہ بندہ مؤمن اگر بدنگاہی کے موقع پر یہ سوچے کہ جس طرح میں یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ میری محرم عورتوں کی طرف دیکھیں اس طرح اور لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ میں ان کی عورتوں کی طرف للچائی نظروں سے دیکھوں۔ اس سے دل کو ٹھنڈک اور سکون نصیب ہوگا۔ بدنگاہی کا داعیہ کمزور ہو جائے گا۔

مزید برآں کسی شیخ کامل سے رابطہ ہو تو اس بیماری کا تذکرہ ان کے سامنے کریں اور دعا و توجہ کی درخواست کریں۔ مشائخ کرام نبی علیہ السلام کے نائب ہوتے ہیں ان کی توجہات سے دل کی ظلمتیں دور ہوتی ہیں۔ ان کی صحبت دوا اور ان کی نظر شفا ہوتی ہے۔

(۱۶) خیالات کو بدلنا

جب بھی نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو مؤمن کو چاہئے کہ اپنا دھیان غیر محرم کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف جمائے ذہن میں ارادتاً کوئی خیال سوچیں گے تو غیر محرم کا خیال لائے خود بخود دور ہو جائے گا۔ (افادات فقیر)

(۱۷) نفس کو سزا دینا

حضرت اقدس مولانا الشاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ بدنگاہی کا مرتکب ہونے پر بیس رکعت نفل پڑھنے کی سزا متعین کرے۔ ایک دو دن میں نفس چیخ اٹھے گا اور بدنگاہی سے باز آجائے گا۔ شیطان بھی کہے گا کہ یہ شخص ایک مرتبہ بدنگاہی کرنے پر ۲۰ مرتبہ سجدہ کر رہا ہے ایسا نہ ہو کہ اس کے گناہ نیکیوں میں بدل دیے جائیں۔ میری زندگی بھر کی محنت ضائع ہو جائے گی۔ لہٰذا اس شخص کو بدنگاہی کے لئے اُکسانا ہی نہیں چاہئے۔ (بدنگاہی کا وبال ص ۴۳)

(۱۸) دیدار الٰہی سے محرومی کا تصور کرنا

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ بعض کو ایک مرتبہ ہوگا بعض کو ہر سال ہوگا۔ بعض کو ہر مہینہ ہوگا۔ کسی کو ہر جمعہ کے دن ہوگا اور بعض لوگوں کو ہر روز ہوگا ایسے میں وہ شخص جو دنیا میں نابینا پیدا ہوا اور اس نے نیکوکاری اور پرہیزگاری اور صبر و شکر والی زندگی گزاری اس کو یہ سعادت نصیب ہوگی کہ وہ ہر وقت اللہ کے دیدار میں محور ہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے دنیا میں کسی غیر کو

محبت کی نظر سے نہیں دیکھا اب یہ جب چاہئے میرے چہرہ انور کا دیدار کرے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص دنیا میں اللہ کی رضاء کی خاطر غیر محرم سے اپنی نظروں کی حفاظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں ہر ہر نظر کے بدلے ایک ایک مرتبہ اسے اپنے چہرہ انور کا دیدار عطا فرمائیں گے۔ مؤمن کو چاہئے کہ وہ اس مضمون کو دل میں سوچے اور اپنے دل کو سمجھائے کہ میں چند لمحوں کی بدنگاہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے کیوں محروم ہو جاؤں ۔ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جنت میں عمل کا اجرا اسی کی جنس سے ہوگا۔ لہٰذا جو شخص غیر محرم کے چہرے سے آنکھ ہٹائے گا اسے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی سعادت نصیب ہوگی۔ مؤمن کو چاہئے کہ غیر محرم سے نظریں ہٹا ئے تا کہ اللہ کے دیدار کا حقدار بن جائے۔

(افادات فقیر)

(۱۹) اپنی ماں بہن بیٹی کا تصور کرنا

انسان کا نفس غیر محرم کی طرف للچائی نظروں سے دیکھنا چاہے تو فوراً ماں بہن یا بیٹی کا تصور کرے اور ان کے متعلق سوچنا شروع کر دے کہ میری بھی ماں ہے، بہن ہے، بیٹی ہے، یہ اتنے مقدس رشتے ہیں کہ نفسانیت کے تقاضے اس

طرح ختم ہو جاتے ہیں جس طرح پانی ڈالنے سے آگ کے شعلے بجھ جاتے ہیں۔

(۲۰) درود شریف کی کثرت رکھنا

حضرت اقدس قاری صدیق صاحب باندوی علیہ الرحمہ کو ایک صاحب نے اپنے حالات تحریر کیئے۔ کہ حضرت پریشان ہوں وساوس اور گندے خیالات بہت آتے ہیں اور لکھا کہ بدنگاہی میں مبتلا ہوں میری اصلاح فرمائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا کہ پریشان ہر شخص ہے، وساوس اور گندے خیالات کی طرف توجہ نہ کیجئے۔ بدنگاہی سے بچنا آپ کے اختیار میں ہے۔ نگاہیں نیچی رکھیں اور درود شریف کی کثرت رکھیں، پھر بچنا آسان ہوگا۔ انشاءاللہ۔ (تزکیہ نفس واصلاح باطن ص ۱۱۴)

(۲۱) اپنی نسبت جوڑ لیجئے

یعنی اپنے آپ کو کسی صاحب نسبت اللہ والے کے سپرد کر دیجئے اسکے دست حق پر بیعت ہو جایئے۔ اس لیے کہ جو چیز کسی کی نگرانی میں ہوتی ہے تو محفوظ رہتی ہے، جب نگرانی سے نکل جاتی ہے تو غیر محفوظ ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ کسی صاحب نسبت پیر و مرشد کی تلاش جاری رکھیں

اور ان کے مل جانے پر اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیں۔ اپنے احوال بتائیں اور ان کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کریں انشاء اللہ بدنگاہی سے بچنا آسان ہو جائے گا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے بھی، آپکو بھی اور پوری امت مسلمہ کو گناہوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ یارب العلمین

ہماری دیگر مطبوعات

آپ کے مطالعہ کے لیئے

انتہائی مفید اور اہم کتابیں

تعارفی خاکہ اگلے صفحات پر

ملاحظہ فرمائیں۔

ماں باپ کی نافرمانی ایک سنگین

جُرم

افادات

نمونۂ اسلاف حضرت اقدس

مولانا ومفتی محمود حسن صاحب بلندشہری

مفتی دارالعلوم دیوبند

مرتب

(مولانا) آصف محمود قاسمی

امام وخطیب انشاء اللہ مسجد

A-394، گلی نمبر 3، چوہان بانگر، دہلی۔53

رمضان کے فضائل و مسائل پر مشتمل ایک قیمتی رسالہ

ہدیۂ رمضان

سوال و جواب کے آئینہ میں

افادات

نمونۂ اسلاف حضرت اقدس

مولانا و مفتی محمود حسن صاحب بلند شہری

مفتی دار العلوم دیو بند

مرتب

(مولانا) آصف محمود قاسمی

امام و خطیب انشاء اللہ مسجد

A-394، گلی نمبر 3، چوہان بانگر، دہلی ـ 53

مسائل حج وعمرہ پر مشتمل ایک قیمتی خزانہ

تحفۃ الحرمین

افادات

نمونۂ اسلاف حضرت اقدس

مولانا و مفتی محمود حسن صاحب بلند شہری

مفتی دار العلوم دیوبند

مرتب

(مولانا) آصف محمود قاسمی

امام و خطیب انشاء اللہ مسجد

A-394، گلی نمبر 3، چوہان بانگر، دہلی۔53

کبھی امت کے جوان

ایسے بھی تھے

افادات

نمونۂ اسلاف حضرت اقدس

مولانا و مفتی محمود حسن صاحب بلند شہری

مفتی دارالعلوم دیوبند

مرتب

(مولانا) آصف محمود قاسمی

امام و خطیب انشاء اللہ مسجد

A-394، گلی نمبر 3، چوہان بانگر، دہلی۔ 53